بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۱ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۱۱ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ہے۔ کل سے خون زیادہ آنے لگا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل مکرم مولوی ظہور الحسن صاحب کے ولیمہ کی دعوت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی کوٹھی میں ہوئی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادگان اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے

چودھری محمد یار صاحب عارف مولوی محمد حسین صاحب اور سید احمد علی صاحب ڈلوال ضلع جہلم کے مناظرہ سے واپس آ گئے۔ —— آج مسجد اقصےٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۲ بجے دوپہر سے ۵ بجے شام تک کتاب "شیر روحانی" کا امتحان لیا گیا جس میں مرکز کے ۱۵۳ خدام نے شمولیت کی۔ —— گزشتہ رات اور آج

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ نبوت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یالگڑھی مولوی فاضل

امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا

فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے امام ہمیشہ مقتدیوں سے آگے کھڑا ہو۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کچھ عرصہ سے اس حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ دو آدمی جو امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کسی مصلحت کی بناء پر یا پہرہ کی غرض سے کھڑے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بھی کچھ آدمی بلا ضرورت امام کے دائیں بائیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ امام سے کچھ جگہ چھوڑ کر دائیں طرف صف بنالی جاتی ہے اور اسی طرح بائیں طرف بھی کچھ جگہ چھوڑ کر صف بنالی جاتی ہے حالانکہ یہ بالکل ناجائز ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے امام کے ساتھ صف بنانے کی ضرورت پڑے۔ تو پھر پوری صف بنانا چاہیئے۔ درمیان میں جگہ چھوڑ کر دائیں بائیں صف بنالینا تو بالکل ناجائز ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ صف کے درمیان اگر جگہ چھوڑ دی جائے۔ تو اس جگہ شیطان پھرتا رہتا ہے۔ تو جہاں صف توڑ کر کچھ جگہ کے بعد صف بنائی جاتی ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ شیطان کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس جگہ چلے پھرے۔ آج بھی جب میں نے بائیں طرف سلام پھیرا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ درمیان میں کچھ جگہ چھوڑ کر صف بنائی گئی ہے۔ حالانکہ اول تو مقتدیوں کو سوائے کسی خاص مجبوری کے امام کے ساتھ کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ امام سے پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور اگر مجبوری کی وجہ سے کھڑا ہونا بھی پڑے۔ تو درمیان میں جگہ چھوڑ کر کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ نادرست ہے۔ پس اگر امام کے ساتھ صف بنائی جائے۔ تو کسی مجبوری کی وجہ سے۔ ورنہ صرف دو آدمی دائیں بائیں کھڑے ہوں۔ جن کو پہرے والے مقرر کریں۔ اور باقی آدمی پچھلی صف میں کھڑے ہوں۔ پس اول تو یہ درست نہیں۔ کہ بغیر اس کے کہ پیچھے جگہ نہ ملے بلا ضرورت امام کے ساتھ صف بنالی جائے۔ اور پھر صف کے درمیان خالی جگہ چھوڑ دینا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صریح حکم کی خلاف ورزی ہے۔ اگر پیچھے جگہ نہیں تھی۔ تو پھر چاہیئے تھا۔ کہ اگلی سطر پوری بنائی جاتی۔ کچھ جگہ چھوڑ کر امام کے دائیں طرف صف بنالینا اور اسی طرح کچھ جگہ چھوڑ کر بائیں طرف صف بنالینا یہ بالکل ناجائز ہے۔ اگر کوئی مجبوری تھی۔ تو پھر چاہیئے تھا۔ کہ یکساں صف بنائی جاتی۔ اور کندھے سے کندھا ملتا چلا جاتا۔ درمیان میں جگہ خالی چھوڑ دینا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جائز قرار نہیں دیا۔ اگر پیچھے جگہ نہیں تھی۔ تو اگلی صف والے امام کے ساتھ والی صف میں آ جاتے۔ اور پیچھے والوں کے لئے جگہ چھوڑ دیتے۔ بہرحال جب جگہ کی تنگی ہو۔ تو پھر مکمل صف بنانی چاہیئے۔ درمیان میں وقفہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ پس اول تو مقتدیوں کو امام کے ساتھ کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ کوئی مصلحت ہو۔ یا پیچھے جگہ نہ ملے۔ اور صرف امام کے پاس جگہ ہو۔ ایسی مجبوری کی حالت میں امام کے ساتھ کھڑا ہونا جائز ہے۔ حدیثوں میں حضرت ابن عباسؓ کے متعلق آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ انہیں جگہ نہ ملی۔ تو وہ نمازیوں کی آدھی صف قطع کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آ کھڑے ہوئے۔ اسی طرح فرض کرو ہمارے گھر کی اس پہلو والی کھڑکی میں سے کوئی آ جاتا ہے۔ اور سوائے امام کے پاس کھڑا ہونے کے کوئی جگہ نہیں۔ تو اس کے لئے جائز ہے۔ کہ آدھی صف قطع کر کے امام کے پہلو میں آ کھڑا ہو۔ پھر یہ ضرورت اور مجبوری اس کے لئے اس امر کو جائز کر دے گی۔ ورنہ عام حالات میں یہ نادرست ہے۔ پس اگر ضرورت اور مجبوری ہو۔ تو امام کے ساتھ مکمل صف بنانی چاہیئے۔ درمیان میں وقفہ چھوڑ کر اور کاٹ کر صف بنانا یہ بالکل ناجائز ہے۔

ایک تازہ رویا

فرمایا۔ کوئی دس پندرہ دن ہوئے میں نے ایک رویا دیکھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ جیسے میں دہلی میں ہوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی کام میرے سامنے ہے یہ یاد نہیں۔ کہ وہ کام کیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کوئی کام ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ڈاکٹر لطیف صاحب اور ان کی بیوی امینہ بیگم جو میری نسبتی بہن ہیں۔ یہ دونوں آئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک گٹھڑی میرے سامنے لا کر رکھ دی۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صوفی عبد الغفور صاحب بھیروی جنہوں نے کسی وقت اپنے آپ کو وقف بھی کیا تھا یہ گٹھڑی ان کی طرف سے ہے۔ ان کو معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کو کسی کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھا اس گٹھڑی میں باندھ کر آپ کی خدمت میں بھیج دیا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ اگر اجازت ہو۔ تو ہم بھی اپنی طرف سے نذر پیش کریں۔ لیکن میں ان کو منع کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ نہ دیں۔ میں نے جب اس گٹھڑی کو کھولا۔ تو اس کے اندر کچھ کپڑے ہیں جیسے تھان ہوتے ہیں

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

442

پھر ان کے نیچے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں۔ یہاں تک کہ پھر چھوٹی چھوٹی کترنیں آگئیں جن کو دیکھ کر ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیوی کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ان کے پاس تھا۔ وہ سب اکٹھا کر کے انہوں نے بھیج دیا ہے۔ حضرت ام المومنین بھی رویاء میں وہاں میرے ساتھ ہیں۔ آپ ان کترنوں کو دیکھ کر سر کی طرف اشارہ فرماتی ہیں۔ اور سر کی طرف اشارہ کرنے سے گویا ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ صوفی صاحب کے دماغ میں کوئی نقص ہے۔ کہ انہوں نے چھوٹی چھوٹی کترنیں گٹھڑی میں باندھ کر بھیج دی ہیں۔ میں حضرت ام المومنین کی اس بات کی تردید بھی نہیں کرتا اور تصدیق بھی نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کو کبھی کبھی اخلاص کا دورہ ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ یہ سب کچھ اکٹھا کر کے پیش کر دیا کرتے ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اور ان کی بیوی اصرار کرتے ہیں کہ ہمیں اجازت دیں ہم اپنی نذر پیش کریں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ رہنے دیں۔ اور میں نے اس گٹھڑی کو ایک طرف کر کے رکھ دیا ہے۔ اور میرا ارادہ یہ ہے۔ کہ بغیر اس کے کہ کسی کو معلوم ہو۔ صوفی صاحب کو واپس کر دونگا۔

دوسرا رویا

پھر میں نے ایک اور رویا میں دیکھا کہ میں دھلی میں ہوں وہاں ایک عمارت خریدنی ہے۔ جس کے لئے میں چاندنی چوک میں جا رہا ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ جس تاجر کے پاس عمارت ہے۔ وہ چاندنی چوک میں رہتا ہے۔ اس سے وہ عمارت خریدنی ہے۔ پھر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو یہ عمارت نہیں دیگا۔ لیکن میں رویا میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اس کو کیا پتہ کہ کون خرید رہا ہے۔ اس لئے یہ عمارت وہ ہمیں دے دیگا۔ جس راستہ پر میں جا رہا ہوں وہ بڑا وسیع ہے۔ راستہ میں جاتے جاتے ایک طرف میں نے دیکھا کہ کچھ انگریز کوئی کھیل کھیل رہے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ فٹ بال یا ایسی ہی کوئی اور کھیل ہے۔ جن کو کھیلتے دیکھ کر میرا کوئی ساتھی کہتا ہے۔ کہ کیا پاگل پن ہے۔ گویا اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اُدہر خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ اور ادہر یہ لوگ کھیل میں مشغول ہیں۔ یہ کیا پاگل پن ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ یہ کھیل نہیں کھیل رہے۔ بلکہ جنگ کے لئے ہی تیاری اور مشق کر رہے ہیں۔ پھر اس کے بعد کا نظارہ یاد نہیں رہا۔

رویا کی تعبیر

یہ دو رویا میں نے دیکھے ہیں اور دونو میں اپنے آپ کو دھلی میں دیکھا ہے۔ پہلے رویاء میں بھی میں دہلی میں ہوں۔ اور کوئی ایسی ضرورت پیش ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور دوسری دفعہ بھی میں دہلی میں ہوں اور کوئی عمارت خریدنی ہے ممکن ہے۔ وہاں کوئی عمارت خریدنے کی ضرورت پڑ جائے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے رویاء میں دیکھا ہے۔ اس کے لئے روپیہ فراہم کرنے کی ضرورت پڑے۔

دوسرے رویا میں میں نے اپنے ساتھی کے خیال کی جو تردید کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض اہم کاموں کے مشق اور تیاری کے حصے بعض دفعہ بظاہر کھیل نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ اس بڑے کام کے لئے بطور مشق کے ہوتے ہیں۔ میں نے خطبہ جمعہ میں تجارت اور صنعت کے متعلق جماعت کو جو ہدایات دی ہیں۔ یہ خواب اس سے پہلے کا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ بعض کام بظاہر کھیل نظر آتے ہیں۔ مگر دراصل وہ لڑائی ہی ہوتے ہیں۔ رویاء میں جب میرا ساتھی انگریزوں کی کھیل پر اعتراض کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ کیا پاگل پن ہے۔ تو میں خواب میں ہی اس کی تردید کرتا ہوں کہ یہ کھیل نہیں بلکہ یہ لوگ مشق کر رہے ہیں۔ اور یہ پاگل پن نہیں۔ بلکہ جنگ کے لئے تیاری ہے۔

سائنس انسٹی ٹیوٹ کی غرض

یہ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ دینی کاموں کے لئے بھی بعض دفعہ ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو بظاہر دنیوی نظر آتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ کام خدا تعالےٰ کے نزدیک دنیوی نہیں ہوتے بلکہ دین کا ہی حصہ ہوتے ہیں۔ جس طرح میں نے تجارت اور صناعت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ یا سائنس انسٹی ٹیوٹ قائم کی ہے۔ بظاہر یہ کام دنیوی نظر آتے ہیں۔ لیکن ہم ان کاموں کو دین کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ سائنس انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ایجادات ہوں گی اور ان ایجادات کے ذریعہ روپیہ آئے گا۔ اتنا تو ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ اگر جماعت کو ان ایجادات کی تجارت کر کے روپیہ کمانے میں کامیابی ہوگی۔ تو یہ روپیہ دین کے کام آئے گا۔ لیکن اس کے علاوہ ہمارے نزدیک اور بھی کئی بلند مقاصد ہیں۔

قیام کالج کی غرض

یا دنیاوی تعلیم ہے۔ جس کے لئے ہم نے کالج قائم کیا ہے۔ یہ کام بھی لوگوں کو بظاہر دنیوی نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ بھی دین ہی کا ایک حصہ ہے۔ اول تو ہمارا کالج قائم کرنا بچوں کو فتنہ سے بچانے اور باہر کے کالجوں کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔ دوسرے اس کالج کے قائم کرنے سے ہماری ایک غرض یہ ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں کا ایک ایسا طبقہ تیار ہو جو احمدیت کی تعلیم کے ماتحت علم حاصل کرے۔ اور ان کے کانوں میں دین کی باتیں پختہ ہو ہو کر وہ ایسے رنگ میں کتابوں کا مطالعہ کریں جس کے نتیجہ میں جو بات اسلام کے مطابق ہو۔ اس کو وہ اخذ کریں اور جو بات اسلام کے مخالف ہو اس کو رد کر دیں۔ اور ہمارے پروفیسر طلباء کی ذہنیت اس رنگ میں بدل دیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کا وجود۔ بعث بعد الموت وغیرہ اسلامی مسائل۔ ہر علم کو سامنے رکھتے ہوئے دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اور ہر ایک رنگ میں دین کے ماتحت رہتے ہوئے اسلام کی تائید کیلئے علم حاصل کریں۔ تو اس رویا میں یہ حکمت بتائی گئی ہے۔ کہ ہر ایک کام کو ظاہری نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ کئی کام ایسے ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دنیوی نظر آتے ہیں۔ مگر وہ دین کا ہی حصہ ہوتے ہیں۔ بدر کے موقعہ پر کفار کے جو قیدی پکڑے آئے تھے۔ ان میں سے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ انکے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شرط فرمائی کہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا کی جائے

قادیان ۱۰ ماہ فتح۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۴۴ء کے متعلق

احباب جماعت کو یہ تو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اور انہوں نے اس میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دی ہوگی۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ اس سال عورتوں کی ایک ہی قسم کی بیماری کی اطلاعات مختلف مقامات سے آ رہی ہیں۔ اس لئے سالانہ جلسہ پر پنجاب کی خواتین کو نہیں آنا چاہئے۔ البتہ جنہیں کسی شادی میں شریک ہونا ہو۔ یا کسی رشتہ دار سے ملنا ہو۔ یا جن کے بچے پانچ چھ سال کی عمر سے کم کے نہ ہوں۔ یا کوئی اور اس موقعہ سے تعلق رکھنے والی ضرورت ہو۔ وہ آسکتی ہیں۔

احمدی خواتین کو یہ ارشاد نوٹ کر لینا چاہئے۔ جو ان کی صحت اور خیر و عافیت سے تعلق رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ فدیہ ادا کرنے کی بجائے مسلمانوں کے دس دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھادیں ان کی طرف سے یہی فدیہ سمجھا جائے گا۔ اب بظاہر تو یہ الف۔ ب کی تعلیم تھی۔ لیکن اس کے نتیجہ میں بہت سے ایسے لوگ تیار ہوئے جو حدیثیں لکھتے تھے۔ قضا کے فیصلے لکھتے تھے۔ اور اسی طرح ان کے ذریعے قرآن مجید کی ترتیب اور تدوین کا کام ہؤا۔ کسی نے آیات قرآنیہ لکھیں۔ کسی نے احادیث لکھیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر حدیثیں لکھا کرتے تھے۔ گو ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان کو پھاڑ دو۔ ایسا نہ ہو۔ ان حدیثوں کو کوئی آئتیں سمجھ لے۔ مگر بہرحال انہوں نے اپنے علم کو استعمال کیا۔

قرآن کریم کی حفاظت

کئی تھے جو قرآن مجید کے لئے کاتب مقرر تھے۔ کئی تھے جو اپنے طور پر لکھ لیا کرتے تھے۔ کہ اپنے گھروں میں جاکر سنائینگے اور اس طرح دین اسلام اور قرآن مجید کی ایسے رنگ میں حفاظت ہوئی۔ کہ آج یورپ والے بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ تو ہم نہیں مانتے۔ کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ مگر یہ بات ظاہر ہے۔ اور اس کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو الفاظ صحابہ کے سامنے پیش کئے۔ وہ آج تک محفوظ ہیں۔ پس اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان تک اور آپ کے دماغ تک اس کلام کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو آگے خدا تعالےٰ کا کلام ہونا یہ کتاب خود اپنے دلائل سے منوالے گی۔ کہ یہ کلام کسی انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے۔ چنانچہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ اور دشمن بھی اسکو تسلیم کرتا ہے۔ کہ سوائے قرآن مجید کے اور کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جس کے ایک ایک لفظ اور حرکات تک کے متعلق یہ کہہ سکیں۔ کہ آج تک وہ اسی طرح محفوظ ہے۔ جس طرح کہ وہ لوگوں کے سامنے ابتدا میں پیش کی گئی تھی۔ قرآن مجید کی یہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔ جو اسی لکھنے پڑھنے کے نتیجہ میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان قیدیوں سے اپنے صحابہ کو الف۔ ب لکھنا پڑھنا سکھایا۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے قرآن مجید کو اپنے سینوں میں محفوظ کر لینے کے علاوہ کتابی شکل میں بھی اسے محفوظ کر دیا۔ یہاں تک کہ آج دشمن بھی تسلیم کرتا ہے۔ کہ یہی قرآن ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنا کرتے تھے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ وہ قرآن مجید نہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ ہمارے نزدیک وہ خدا کا کلام ہے۔ اور دشمن اس کو محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سمجھتا ہے۔ ہمارے لئے اتنی ہی ضرورت تھی۔ کہ ان پر اتمام حجت کر دیں۔ کہ جو قرآن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جو ہمارے نزدیک خدا کا کلام ہے۔ وہ آج تک محفوظ ہے۔ اسمیں کوئی زائد بات نہیں ملائی گئی۔

رؤیا میں لقاء الٰہی کے متعلق گفتگو

تیسرا ایک اور رؤیا ہے۔ آج میں نے دیکھا کہ کوئی غیر احمدی میرے ساتھ مذہبی بات کرنا چاہتا ہے۔ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔ کہ ہاں کرو۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید میں لقاء الٰہی کا کوئی ذکر نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ غلط ہے قرآن مجید میں کئی جگہوں پر لقاء الٰہی کا ذکر ہے۔ اور میں کہتا ہوں۔ یہ لقاء الٰہی تو اسلامی مسئلہ ہے۔ جو قرآن مجید سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ پھر میں نے کسی سے کہا کہ کلید قرآن لاؤ۔ چنانچہ اس نے کلید سے لقاء کا لفظ نکالکر قرآن مجید سے وہ آیت نکالی۔ جو پہلے پندرہ پاروں میں کسی جگہ پر ہے۔ یہ یاد نہیں رہا۔ کہ کس پارہ میں نکلی۔ غالباً چوتھے یا پانچویں پارہ سے لے کر آٹھویں یا نویں پارہ کے درمیان کسی جگہ وہ آیت ہے۔ اور وہاں پر قریب قریب ہی دو جگہوں پر لقاء الٰہی کا ذکر آتا ہے میں وہ جگہ نکال کر اس غیر احمدی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کہ یہ دیکھو ایک ہی جگہ پر آگے پیچھے دو دفعہ لقاء الٰہی کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ وہ شرمندہ سا ہوکر دوسری طرف مونہہ کر لیتا ہے۔ میں قرآن مجید اس کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔ کہ لو یہ پڑھو مگر وہ پکڑتا نہیں کھسیانا ہو کر دوسری طرف مونہہ پھیر لیتا ہے۔ اور میں اسے کہتا ہوں۔ یہ تو دیکھو قرآن مجید میں ایک ہی جگہ پر دو دفعہ لقاء الٰہی کا ذکر ہے۔

اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز

درحقیقت یہی ایک چیز ہے۔ جو دوسرے مذاہب اور اسلام میں مابہ الامتیاز ہے۔ دوسرے مذاہب اللہ تعالےٰ کے دیدار کا صرف وعدہ کرتے ہیں۔ کہ قیامت کو ہوگا۔ مگر قرآن مجید یہ کہتا ہے۔ کہ اسی دنیا میں لقاء الٰہی ہو جاتا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الآخرۃ اعمٰی کہہ کر قرآن مجید نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اندھے سے خدا کو نہ دیکھنے والا مراد ہے۔ یعنی جس کو اس دنیا میں خدا تعالےٰ کا دیدار نہیں ہوتا۔ اگلے جہان میں اسے لقاء الٰہی کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جو اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔ باقی مسائل کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب والے کچھ نہ کچھ پیش کر دیتے ہیں۔ جس طرح موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے دربار میں عصا کا معجزہ دکھایا۔ تو جادوگروں نے بھی اس کے مقابل میں رسیاں لاکر ڈالدیں جس میں گو ان کو ناکامی ہوئی۔ مگر انہوں نے مقابلہ کے لئے کچھ نہ کچھ پیش تو کر دیا۔ اسی طرح باقی مسائل کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب والے کچھ نہ کچھ پیش کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ جھوٹ ہی ہو۔ مگر ایک چیز ایسی ہے۔ جس کے مقابل میں دوسرا کوئی مذہب کوئی چیز پیش نہیں کرتا۔ اور وہ لقاء الٰہی ہے جو صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ باقی مذاہب اس کا دعوےٰ بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اس کا دعوےٰ کریں۔ تو پھر ان کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ لقاء الٰہی اس دنیا میں بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا ثبوت وہ اپنے مذہب سے پیش نہیں کر سکتے۔ اور پھر ان کو اسلام کی حکومت ماننی پڑتی ہے۔ کیونکہ اسلام صرف لقاء الٰہی کا دعوےٰ ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اس کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے۔ اس لئے وہ اس حکومت سے بچنے کے لئے لقاء الٰہی کے سرے سے ہی منکر ہیں۔ اور اسلام کے اس مسئلہ کے مقابل میں اپنی طرف سے لقاء الٰہی کا جھوٹا دعوےٰ پیش کرنا بھی وہ موت سمجھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ لقاء الٰہی نہ تمہارے ہاں ہے۔ اور نہ ہمارے ہاں۔ وہ یہ نہیں کہیں گے۔ کہ لقاء الٰہی تمہارے مذہب میں نہیں۔ اور ہمارے مذہب میں ہے۔ کیونکہ ایسا دعویٰ جس کی طرف وہ منسوب کریں گے۔ اس کی اطاعت ان کو کرنی پڑے گی۔ اور وہ لوگ اطاعت ہی سے ڈر کر وقت کے مامور کا انکار کیا کرتے ہیں۔ پھر دوسر کی طرف اس دعوےٰ کو منسوب کر کے اپنے آپ کو مصیبت میں کس طرح ڈال لیں۔ اور منسوب بھی کریں۔ تو تائید الٰہی اور نشانات کہاں سے لائیں ؎

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تین ضروری اعلان

سال ششم کے پہلے امتحان کا نصاب

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلے کی کتب کے سہ ماہی امتحانات کا ایک سلسلہ جاری ہے اس سلسلہ میں سال ششم کا پہلا امتحان انشاء اللہ ۲۵ر امان ۱۳۲۴ھ (۲۵ر مارچ ۱۹۴۵ء) کو منعقد ہوگا۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآرا کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے مطالب و مسائل کے لحاظ سے اتنی اہم ہے۔ کہ ہر احمدی کو انہیں اچھی طرح یاد کرنا چاہیئے۔ امید ہے کہ خدام اور دوسرے احباب امتحان میں شریک ہونگے۔ نیا ایڈیشن ۸ر میں مل سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ

حسب معمول اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ ۲۷ر فتح ۱۳۲۳ھ (۲۷ر دسمبر ۱۹۴۴ء) کی رات کو نو بجے مسجد اقصےٰ میں خدام الاحمدیہ کا بزم حسن بیان کے ماتحت تقریری مقابلہ ہوگا۔ جس کا موضوع امتیازات احمدیت تجویز کیا گیا ہے۔ مجالس اپنے نمائندہ کے نام سے شعبہ تعلیم کو جلد مطلع فرمائیں۔

انصار سلطان القلم کے تحریری مقابلہ کی تاریخ میں تبدیلی

انصار سلطان القلم کے تحریری مقابلہ میں مضامین کے آنے کی آخری تاریخ یکم فتح (دسمبر ۱۹۴۴ء) مقرر کی گئی تھی افسوس کہ اس دفعہ مضامین بہت کم تعداد میں موصول ہوئے ہیں۔ اب آخری تاریخ ۵ اصلح ۱۳۲۴ھش (۵ جنوری ۱۹۴۵ء) مقرر کی جاتی ہے مضمون کا عنوان یہ ہے۔ "امن عالم کا واحد ذریعہ احمدیت ہے" ؎ خاکسار خلیل احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُقطّعاتِ قرآنیہ کے متعلق بعض نئی باتیں

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

جب سے میں نے ایک نئی روشنی مقطعاتِ قرآنی پر ڈالی ہے۔ تب سے ہی قسم قسم کے اعتراضات اس حل کے متعلق میں سُنتا رہتا ہوں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ ان اعتراضات کے جواب بھی سمجھ میں آتے رہتے ہیں۔ بلکہ یہ بات زیادہ روشن اور واضح ہوتی جاتی ہے۔ کہ مقطّعات سورہ فاتحہ کی مخفف شدہ آیات کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔

معترضین کا سب سے بڑا دعوٰی یہ ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کے اسماء ہیں۔ اس اعتراض کا جواب میں اپنے رسالہ میں دے چکا ہوں۔ مگر بعض باتیں مزید بھی علم میں آئی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ اگر مقطعات اسماء الٰہی ہیں تو پھر الٓمّٓ اور الٓر کو ایک فقرہ یا مضمون بنا کر کیوں بنایا جاتا ہے۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ آپ ان حروف سے الگ الگ تین اسماءِ الٰہی نکالتے۔ نہ یہ کہ انا اللہ اعلم اور انا اللہ اریٰ کی عبارت بنا کر اس کے معنی پیش کرتے۔ حالانکہ دوسری جگہ بلا کسی دلیل اور قرینہ کے آپ صٓ سے صادق اور قٓ سے قادر حٰمٓ سے حمید مجید مراد لیتے ہیں۔ اور تیسری جگہ نٓ کے معنے دوات تسلیم فرماتے ہیں جو خدا کا نام نہیں ہے۔ اور چوتھی جگہ کٓھٰیٰعٓصٓ میں کریم۔ ہادی۔ عزیز اور صادق الوعد لیکر آپ کو ی کے متعلق مشکل آپڑی۔ کیونکہ یہ کسی اسمِ الٰہی کے پہلے نہیں آتی۔ اس لئے مجبوراً اسے یُجِیۡرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیۡہِ بنا دیا (دیکھو قرآن مجید کا حاشیہ ترجمہ حافظ روشن علی صاحب) پس خود مدعی کو بھی کسی جگہ قرار نہیں اور یہی ثبوت ہے۔ اسبات کا یہ مقطعات اسمائے الٰہی نہیں ہیں۔ اسی طرح یٰسٓ کے معنے اے سردار۔ اور طٰہٰ کے معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لگا کر ان کو بھی مجبور ہو کر اسماء الٰہی سے خارج کر دیا۔ اور اپنے دعوٰی سے خود ہی دستبردار ہو گئے۔ اور مقطعات کے ایک یونی فارم معنی کہیں بھی نہ کر سکے۔ جیسے کہ ہم نے کئے ہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہے۔ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ صفحہ ۱۳۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٓمّٓ کے معنی انا اللہ اعلم کر کے پھر ان معنوں کی منطقیانہ توجیہہ بھی کی ہے۔ اس لئے ہم کو وہی معنی ماننے چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ انا اللہ اعلم تو ابن عباسؓ یا مجاہدؒ کے کئے ہوئے معنے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز نہیں کئے۔ البتہ آپ نے پُرانے معنوں کو صرف تسلیم کر کے ان کی منطقیانہ توجیہہ کی ہے۔ لیکن باوجود اس توجیہہ کے خود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اس تحریر کے بعد کی ایک تحریر میں جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳ پر ہے۔ ارقام فرماتے ہیں۔

"اگر کہو کہ خدا کے الہام میں اُسی وقت کیوں معنی نہ کھولے گئے۔ تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں۔ کہ مقطعاتِ قرآنی کے اب تک معنے نہیں کھولے گئے۔ کون جانتا ہے۔ کہ طٰہٰ کیا چیز ہے۔ اور نٓ کیا چیز ہے۔ اور کٓھٰیٰعٓصٓ کیا چیز ہے۔"

(حقیقۃ الوحی)

یہ تحریر اُسی کتاب کی ہے۔ جس کی پہلی تحریر پر آپ نے سند پکڑی تھی۔ اور یہ بعد کی تحریر ہے۔ کیونکہ وہ صفحہ ۱۳۳ پر تھی اور یہ صفحہ ۲۲۳ پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان معنوں کو یقینی طور سے صحیح نہیں مانتے۔ بلکہ پُرانے مشہور معنوں کو لیکر ان کی ایک منطقی توجیہہ فرماتے ہیں اور بس۔ یہاں تو حضورؑ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ حضورؑ پر یا کسی اور پر مقطعات کے معنے نہیں کھولے گئے۔ اور صفحہ ۱۳۳ کی تحریر مقطعات کی پُرانی تفسیروں کا ہی ایک بیان ہے۔ ورنہ حضور علیہ السلام مقطعات کو اپنی زندگی کے آخر تک منکشف شدہ نہیں مانتے رہے۔ اور یہی حق ہے۔

تیسری زبردست الہامی دلیل جو مجھے ملی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک وحی مبارک ہے۔ حٰمٓ ۝ تِلۡکَ اٰیَاتُ الۡکِتَابِ الۡمُبِیۡنِ ۝ یہ الہام قرآن کی آیت نہیں ہے۔ بلکہ غیر قرآنی وحی ہے جو حضور کو ہوئی۔ اور اس میں مقطعہ حٰمٓ کے معنے بتائے گئے ہیں۔ یعنی حٰمٓ کیا ہے۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں (نہ کہ کچھ اور) اور یہی میرا دعوٰی ہے۔ کہ تمام مقطعات فاتحہ کی آیات ہیں۔ نہ کہ کچھ اور۔ اور میں نے بھی الٓمّٓ سے فاتحہ کی آیات نمبر ۲-۳-۴ مراد لی ہیں۔ اور الہام بھی اسی کے مطابق ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے۔ کہ خود قرآن مجید کی سورۃ دخان میں زقوم کا لفظ ایک پوری آیت ذُقۡ۔ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡکَرِیۡمُ کا مخفف ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلطی)

پس یہ ایک عمدہ نمونہ ہے مقطعات کی تفسیر کے لئے کہ وہ بھی ایک یا کئی آیتوں کے مخففات ہیں۔ اور خود قرآنی مثال سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کونسی حجت ہو سکتی ہے۔ اور جس طرح زقوم مقطعہ ہے ایک آیت کا اسی طرح مقطعات بھی قرآن ہی کی آیات کے اختصارات ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار جماعت کیلئے عہدنامہ کے الفاظ

مرکزیہ مجلس انصار اللہ نے فیصلہ کیا ہے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے کے لئے عہدنامہ کے الفاظ وہی تجویز کئے جائیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۰ء کے جوبلی کے جلسہ میں لوائے احمدیت بلند کرتے وقت فرمائے تھے۔ اور تمام حاضرین جلسہ سے ان الفاظ میں عہد لیا تھا اور وہ یہ ہیں۔

"میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام اور اُس کی مضبوطی اور اُس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرونگا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے۔ اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے اللھم اٰمین۔ اللھم اٰمین۔ اللھم اٰمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔"

پس میں جملہ مجالس انصار اللہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے جلسوں اور میٹنگوں میں کھڑے ہو کر تین دفعہ اس عہد کو دہرایا کریں۔ شروع میں پہلے ایک دفعہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ پھر مذکرہ بالا عہد کے الفاظ تین دفعہ کہے جائیں اور آخر میں تین دفعہ اللھم اٰمین اور پھر ایکدفعہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھ کر عہد کو ختم کیا جایا کرے۔ یہ الفاظ جماعت کا وہ عہدیدار کہلوائے گا۔ جسنے انصار کی کوئی میٹنگ طلب کی ہو مثلاً زعیم یا نائب زعیم یا مہتمم اور مرکز میں قائد صاحبان یا صدر۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

احرار کے قول و عمل کا موازنہ

احراریوں کو حکومت نے اجازت نہ دی کہ وہ اپنی مزعومہ تبلیغی کانفرنس قادیان منعقد کریں۔ حالات کو جاننے والوں کے نزدیک حکومت کا یہ ایک دانشمندانہ اقدام تھا۔ جب احرار کو محسوس ہوا۔ کہ حکومت دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے والی ہے۔ تو انہوں نے اپنے بیان کے مطابق حکومت کو بار بار یقین دلانے کی کوشش کی۔ کہ احرار نے کبھی فساد برپا نہیں کیا اور نہ ہی ان کے وجود سے کسی قسم کا خطرہ ہے۔ وہ تو نہایت پرامن لوگ ہیں لیکن حکام انہیں جانتے تھے۔ اس لئے انہیں نہ یقین آنا تھا اور نہ آیا۔ آخر انہوں نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اس پر احرار نے حکومت کیخلاف ریزولیشن پاس کئے جماعت احمدیہ کو گالیاں دیں اور کھلے بندوں اعلان کر دیا۔ کہ ہم احمدیوں کا کوئی جلسہ کسی مقام پر نہ ہونے دینگے اور عملاً سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں میں کئی جگہ ہلڑ مچایا اور دکھا دیا کہ امن پسند احرار کی شان کیا ہوتی ہے۔ یہ لوگ قادیان میں تبلیغ کے نام سے ہنگامہ برپا کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ تبلیغ کرنے والی جماعت امن کے ساتھ اپنا پیغام پہنچاتی ہے۔ اور یہ لوگ اب تبلیغ کے نام سے احمدیوں کے جلسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ تبلیغ تب ہوتی ہے۔ جب ان لوگوں کے خیالات بھی سنے جائیں جن کو تبلیغ کرنا مقصود ہے۔ پھر یہ کس قدر حیرت انگیز امر ہے۔ کہ احرار کے نزدیک ہندوستان میں سے صرف قادیان کی بستی میں اور وہ بھی احمدیوں کو تبلیغ جائز ہے۔ باقی تمام اقوام کے لئے اور سارے شہروں میں ان پر تبلیغ فرض نہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ محض شرانگیزی کے لئے بہانہ بنایا جا رہا تھا۔ اب جبکہ احرار کے اعمال ظاہر ہو چکے ہیں۔ اخبار احسان (۲۷ اکتوبر) میں شائع شدہ احرار کا حسب ذیل بیان دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ "یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ مجوزہ کانفرنس مرزا محمود خلیفہ قادیان کی خاص دعوت پر منعقد کی جا رہی تھی۔ اور اس کے متعلق بارہا دفعہ حکام کو قبل از وقت اطلاع دے دی گئی تھی اور حکام کو یقین دلایا گیا تھا کہ احرار کے جلسہ میں کبھی بھی فساد کا اور کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوا۔ اگر اس کانفرنس پر کوئی حرکت خلاف قانون سرزد ہوگی۔ تو مجلس استقبالیہ کے ذمہ دار عہدے دار علیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئیاں

زلزلۃ الساعۃ کی تجلی کا ظہور

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

(۳)

موجودہ جنگ سے دیگر آفات کا تعلق

بنی نوع انسان کے درمیان لڑائیاں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں۔ اس لئے لڑائی کوئی انوکھی بات نہیں۔ مگر موجودہ لڑائیاں اس لئے انوکھی ہیں۔ کہ ان کے متعلق آج سے ۳۸ سال قبل بطور نشان کے یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ اذا جاء افواج وسُمّ من السّماء۔ یعنی ان لڑائیوں کے لئے آسمان سے فوجیں اتریں گی۔ اور زہر بھی نازل ہوگا۔ آگ بھی برسائی جائیگی۔ اور ایسا معلوم ہوگا۔ کہ گویا آسمان سارا ٹوٹ پڑا۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ جنگ کوئی انوکھی بات نہیں ہوتی رہی ہے۔ اور ہوتی رہیگی۔ مگر یہ امور جنگوں کے طبعی لوازمات میں سے نہیں۔ کہ ان کے ساتھ ہولناک زلزلے بھی آئیں۔ اور طوفان سیلاب بھی برپا ہوں۔ ان چیزوں کا جنگ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ لیکن موجودہ جنگوں سے تو زلزلہ اور طوفان کا ایسا تعلق ہے۔ کہ گویا یہ جنگ کے طبعی اسباب میں سے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کیا تھی؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی زلزلہ ساعت کو جو اہمیت و عظمت حاصل ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے۔ کہ باوجودیکہ جنگوں طوفانوں اور زلزلوں کا آپس میں کوئی طبعی تعلق نہیں۔ مگر یہ سب باتیں جیسا کہ پیشگوئی کا منشا تھا۔ ایک خاص زمانے میں ایک خاص مقصد کے لئے ظاہر کی گئی ہیں۔ حضور حقیقۃ الوحی میں زیر نشان ۱۰۷ فرماتے ہیں:۔ ”یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب ہوگا۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوں گے۔“ (صفحہ ۲۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واضح اعلان سے چار باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ موعود عذاب الٰہی کی تمام صورتیں یکجا جمع ہو جائینگی دوم یہ کہ وہ غیر معمولی ہونگی۔ سوم یہ کہ فلسفہ اور ہیئت کی کسی کتاب سے پتہ نہیں چلے گا۔ کہ ان کا آپس میں کوئی تعلق اور وابستگی ہے۔ چہارم یہ کہ یہ خارق عادت نشان بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ اور بہتوں کی تباہی کا۔ اور حضورؑ بڑی تحدی کے ساتھ اس زلزلہ ساعت کے متعلق فرماتے ہیں۔ ”ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔ اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں۔ تو اس صورت میں میں کاذب ٹھیرونگا۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۱۲۹)

ایک ہیئت دان علم نجوم کے قواعد سے یہ اندازہ تو کرسکتا ہے۔ کہ فضائے آسمانی میں فلاں فلاں تغیرات ہوں گے۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان تغیرات سے اصلاحِ خلق ہوگی۔ روحانیت کا انتشار ہوگا۔ اور نیا نظام قائم ہوگا۔ ایک ہیئت دان کو عالمِ روحانی سے کیا واسطہ۔ اور اس کو اس سے کیا سروکار کہ کوئی اصلاح پذیر ہوتا ہے یا نہیں۔ اور حضورؑ فرماتے ہیں:۔ ”مگر یہ ضرور ہوگا۔ کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے۔ اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے۔ جبتک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔“ (حاشیہ تذکرہ صفحہ ۶۰۰)

اور اسی حاشیہ تذکرہ میں حضورؑ فرماتے ہیں۔ ”اس لڑکے کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت ہوگا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا۔ کیونکہ اگر لوگ توبہ نہ کریں گے۔ تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئینگی۔“ (حاشیہ تذکرہ صفحہ ۵۹۹)

زلزلہ ساعت کی پیشگوئی اور پسر موعود کی پیدائش

اب غور کا مقام ہے۔ کہ زلزلۂ ساعت والی مصیبتوں اور آفتوں کا پسرِ موعود کی پیدائش کے ساتھ طبعی تعلق کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ کوئی فلسفی اور کوئی ہیئت دان اس راز کو نہ سمجھ سکتا ہے۔ نہ حل کرسکتا ہے۔ کہ ان تمام باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اور یہ سب باتیں کس طرح یکجا جمع ہو سکتی ہیں۔

غیر معمولی اور حیرت انگیز خصوصیت

ایک ہیئت دان آسمان پر ابر کے خاص آثار دیکھ کر یہ قیاس تو کرسکتا ہے۔ کہ آج بارش ہوگی۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس بارش کے ساتھ دنیا میں لڑائیاں بھی چھڑ جائیں گی۔ ایک فلسفی دنیا کی اقتصادی بدحالی سے یہ اندازہ تو لگا سکتا ہے۔ کہ یہ اقوام عالم میں جنگ چھڑنے کا پیش خیمہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ قیاس نہیں کرسکتا۔ کہ جنگ شروع ہو جانے پر زلزلے بھی ضرور آئیں گے۔ ایک عالم طبقات الارض یہ رائے تو قائم کرسکتا ہے۔ کہ زمین کے اندر زلزلہ کی علامات پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اب زلزلہ آئیگا۔ مگر اس کے لئے یہ قیاس کرنا قطعاً ممکن نہیں۔ کہ زلزلہ آنے سے پہلے یا اس کے بعد آسمان سے فوجیں بھی اتریں گی۔ اور زہر بھی نازل ہوگا۔ اور آگ بھی برسائی جائے گی۔ اور یوں معلوم ہوگا۔ کہ سارا آسمان ٹوٹ پڑا ہے۔ کیونکہ ان باتوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ اور ایسی حالت میں جبکہ قیاس آرائی کے لئے کوئی ظاہری سامان موجود نہ ہو۔ چند مختلف و بے تعلق امور کی جامع پیشگوئی کرنا اور اس کا ہو بہو وقوع میں آجانا بالکل خلاف عادت اور نہایت حیرت انگیز امر ہے۔ اور اس حیرت کو زیادہ سے زیادہ تر بنا دینے والی یہ بات ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی تفصیلات میں تعیین ہے۔ وضاحت ہے۔ صراحت ہے۔ وثوق ہے۔ یقین ہے۔ تاکید ہے اور بہ شد و مد اصرار ہے۔ مثلاً حضورؑ کو زلزلۂ ساعت کے بارے میں الہام یہ ہوا تھا۔ ”چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار“۔ یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ ظاہر کریگا۔ اور اپنے وجود کو دکھلائیگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۴۵)

زلزلہ ساعت کے موعودہ نشانوں کی تشریح میں حضورؑ فرماتے ہیں۔ کئی نشان ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ انسان کی آنکھ کھلے گی۔ اور حیرت زدہ ہو کر کہے گا۔ کہ یہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ ہر ایک دن سخت اور پہلے سے بدتر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں حیرت ناک کام دکھلاؤں گا۔ اور بس نہیں کروں گا۔ جبتک لوگ اپنے دلوں کی اصلاح نہ کرلیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضورؑ کی فرمائی ہوئی اس تشریح سے تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ زلزلۂ ساعۃ کی پانچ تجلیات ہوں گی۔ دوسری یہ کہ ہر تجلی پہلی سے زیادہ سخت اور بدتر ہوگی۔ تیسری یہ کہ اس کا سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا دَورِ ثانی

یہ دورِ ثانی تحریک ہے۔ پیغامِ ربّانی
جبینِ عجز رکھدو و طیب خاطر سے بصد عجلت
بڑی مشکل سے ایسے موقعے پھر ہاتھ آتے ہیں
خریدیں نقدِ جاں دیکر تو پھر بھی نفع ہے تکسیر
نگاہِ یار تو مٹی کو بھی سونا بناتی ہے
پلادے ساقیٔ مہ وش ہمیں ہاں بادۂ دلکش
بپا اک حشر ہو جائے جو مردے ہیں وہ جی جائیں
مسیحِ احمدی کا پرچم توحید لہرائے

بڑھو آگے۔ بجا لاؤ۔ ہوا جو حکم سلطانی
کہ یہ دنیا بھی فانی اور اس کا مال بھی فانی
نصیب دوستاں بادا۔ حیاتِ جاوداں پانی
کہ قسمت ہی سے یوں ہوگی مئے عرفاں کی ارزانی
مہوّس نے نہ اسکی قدر بدبختی سے پہچانی
کہ جس سے تیرے سب مئکش چلیں وہ چال مستانی
زباں پر کلمۂ طیّب دلوں میں نورِ ایمانی
لوائے حمد تھامے مصلحِ موعودِ ربّانی

رفیقانِ جواں ہمت ترانے فتح کے گائیں
اور ان میں ہو یہ اکمل بھی غلامِ احمدِ ثانی

اکمل عفا اللہ عنہ

---

[1] نوٹ:۔ اسی طرح زلزلۂ ساعت کی پہلی تجلی کے سامنے یہ علامت خصوصیت سے بتلائی گئی ہے۔ ”زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ساری دنیا زار کی حالتِ زار کے دردناک واقعات سے آگاہ ہے۔ اب کیا کوئی فلسفی یا ہیئت دان یہ راز کھول سکتا ہے۔ کہ ایک دور دراز زمانہ میں زارِ روس کی تباہی کی [4]

[4] خاص طور پر پیشگوئی کرنا اور اسے زلزلۂ ساعت کی علامت قرار دینا کونسے مادی علل و اسباب سے تعلق رکھتا ہے۔ تمام بادشاہوں میں سے زارِ روس کو اس عبرتناک سزا کے لئے مخصوص کرنا اور پھر اس کا زلزلہ ساعت کی پہلی تجلی کے ایام میں پورا ہو جانا بالکل حیرت انگیز امر ہے۔ اور اس کا حل سوائے اس کے نہیں۔ کہ خدائے ذوالجلال نے ایسا ہی چاہا۔ اور وہ ہو گیا۔

ڈلوال (ضلع جہلم) میں کامیاب مناظرہ

قریباً دو ماہ ہوئے کہ مولوی لال حسین نے اس علاقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف بہت بدزبانی کی۔ ڈلوال وغیرہ کے علاوہ دوالمیال میں بھی تقریر کی۔ اور کہا۔ احمدی میرے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور میرا نام سن کر کوئی احمدی مبلغ یہاں نہیں آئے گا۔ ان تعلیوں کو دیکھ کر ہم نے اس کے چیلنج کو منظور کر کے وہی شرائط منظور کر لیں جو لال حسین صاحب نے پیش کیں اور ۲-۳ دسمبر مناظرہ کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں جب حالات پیش کئے گئے تو انہوں نے مبلغین بھیجنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ مرکز سے چوہدری محمد یار صاحب عارف۔ سید احمد علی صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ یکم دسمبر کو دوالمیال پہنچ گئے۔ مولوی لال حسین صاحب کی خواہش کے مطابق مناظرہ قصبہ ڈلوال کی جامع مسجد میں قرار پایا۔ جہاں صرف دو احمدی ہیں۔ ہم وقت مقررہ پر پہنچ گئے اور پہلا مناظرہ وفات حیات مسیح علیہ السلام پر زیر صدارت مولوی محمد حسین صاحب ہوا۔ مولوی لال حسین نے مدعی ہونے کی حیثیت سے جو آیات۔ احادیث و اقوال پیش کئے چوہدری محمد یار صاحب عارف نے ان کے نہ صرف تسلی بخش جواب دیئے بلکہ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انعامی چیلنج بھی پیش کئے جن کا جواب مولوی لال حسین آخر تک نہ دے سکا۔ اور پبلک پر یہ اثر ہوا کہ مناظرہ کے بعد بعض غیر احمدیوں نے ہمارے دوستوں سے کہا کہ مولوی لال حسین احمدی مناظر کے مقابلہ میں ناکام رہا ہے۔

دوسرے دن اجرائے نبوت کے مسئلہ میں مدعی جماعت احمدیہ تھی۔ ہماری طرف سے سید احمد علی صاحب نے قرآن مجید کی کئی آیات و احادیث سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ مولوی لال حسین نے جو آیات احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال پیش کئے ان کا عمدہ جواب دیا گیا۔ اور اقوال بزرگان پیش کر کے جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی صداقت ثابت کی گئی۔ مولوی لال حسین سوائے گالیاں دینے کے کوئی جواب نہ دے سکا۔

تیسرا مناظرہ اسی دن بعد دوپہر تھا۔ اور یہی مناظرہ سننے کے لئے مولوی لال حسین اور اس کے ساتھی لوگوں کو تیار کر رہے تھے۔ عارف صاحب نے پہلے مناظرہ میں جب مولوی لال حسین سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے کہا تھا کہ کوئی احمدی میرے مقابلہ پر نہیں آتا۔ اور میری تعلیم پر جماعت احمدیہ نے پچیس ہزار روپیہ خرچ کیا ہے وغیرہ۔ تو کہا کہ کل بتاؤں گا۔ اس مناظرہ میں پبلک بھی بکثرت آئی مسجد کی چھت اور ارد گرد کے مکانوں کی چھتوں پر بھی کافی ہجوم تھا۔

جب مناظرہ شروع ہوا۔ تو عارف صاحب نے پہلی تقریر ہی ایسے رنگ میں کی کہ پبلک نے خاص توجہ سے سنی۔ یہ پہلے قرآن مجید کی چار آیات سے صداقت ثابت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج کہ

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

پیش کر کے مولوی لال حسین صاحب سے مطالبہ کیا کہ کوئی ایک ہی ایسی مثال پیش کریں۔ عارف صاحب نے علاوہ قرآنی آیات کے دس احادیث اور بیس پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے ثبوت میں پیش کیں۔ نیز وہ جھوٹ جو اس علاقہ میں بیان کر چکا تھا واضح کئے گئے۔

مناظرہ قریباً دو گھنٹہ ہی ہوا تھا۔ اور ایک گھنٹہ وقت باقی تھا کہ مولوی لال حسین کے ساتھیوں نے اپنے مناظر کی کمزوری محسوس کر کے نماز کے بہانہ سے مناظرہ بند کرنا چاہا۔ چونکہ احمدیت کو فتح حاصل ہو چکی تھی۔ ہم نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ مگر فریق مخالف نے ہماری آخری تقریریں شور ڈالنا شروع کر دیا۔ حالانکہ سنجیدہ طبقہ کے غیر احمدی بھی ہماری آخری تقریر سننے کے خواہشمند تھے غیر احمدی و شیعہ معززین نے اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ خاکسار قاضی عبدالرحمن احمدی عفی عنہ۔ امیر جماعت احمدیہ دوالمیال

فوجی خاندانوں کی امداد کیلئے اعلان

حکومت نے ایسے لوگوں کی صورت معاش پیدا کرنے کے لئے انتظام کیا ہے جو سپاہیان جنگ میں کسی وجہ سے فوجی خدمت سے بے کار ہو چکے ہوں۔ ایسے تمام احباب جو اپنے وطنوں میں بے کار ہو کر واپس چلے آئے ہوں۔ وہ مجھے اپنے ناموں۔ عہدوں اور تعلیمی قابلیت سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے بارہ میں متعلقہ حکام سے خط و کتابت کی جا سکے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اشخاص بھی اپنے متعلق اطلاع دیں تاکہ ان کے بارہ میں بھی ضروری امداد کے لئے کوشش کی جا سکے۔

اوّل وہ فوجی جو دشمن کے پاس قیدی ہیں۔ مگر ان کے بیوی بچوں کا گزارہ نہیں مقرر ہوا۔ ان کے رشتہ دار لکھیں۔

دوئم۔ ایسے اشخاص جو لڑائی میں مارے گئے ہوں یا دوران ملازمت میں بیماری کی وجہ سے مر گئے ہوں اگر ان کے بال بچوں کو مالی امداد نہ ملی ہو۔

سوئم۔ وہ جو جاپان کے قیدی ہیں۔ یا جاپان کی جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ ان کے ورثاء اگر چھپے ہوئے کارڈ نہیں ملے۔ یا اگر ملے ہوں۔ تو ان کو ابھی تک ان سے کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو۔

چہارم۔ جن اشخاص نے فوجی ملازمت کی ہے اور پنشن پر ہیں مگر دوبارہ سول ملازمت چاہتے ہوں۔

پنجم۔ ایسے فوجی جنہیں محاذ جنگ پر گئے ہوئے تین سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر رخصت نہیں ملی۔ اور ان کو رخصت کی ضرورت ہے۔

ششم:۔ اگر کسی فوجی خاندان کو کوئی جائز تکلیف

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے ۲۱۰۰۰ اکیس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور ان کو اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی ہیں۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد ایک پبلک جلسے میں حلفاً بیان کریں تو ہم ان کو **اکیس ہزار روپیہ انعام** دیں گے۔ اور ان کے ہمخیال جوان کو اس حلف کے لئے تیار کریں۔ ان کو بھی **دو ہزار روپیہ انعام** دیں گے۔

اس طرح مختلف ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حلف کی عبارت شرائط انعامات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے کہ انہوں نے حلف اٹھایا ہے۔ مگر ہماری شرط تو یہ ہے کہ حلف مؤکد بعذاب ہو۔ اور ایک خاص پبلک جلسہ میں ہو۔ مگر یہ ان کے لئے موت ہے۔ اسی لئے تو وہ اکیس سال سے ٹالتے ہی رہتے ہیں اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور اب وہ کچھ عرصہ سے دہلی میں ڈاکٹر محمد لطیف صاحب کے زیر علاج ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور اب لمبی ہو گئی ہے۔ اسلئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

بیگم چوہدری سر ظفر اللہ خان
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

شفاکن!

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن استعمال کریں۔ قیمت فی صد قرص ڈیڑھ روپیہ پچاس قرص ۱۳/- ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا مشکل ہو۔ جس کا ازالہ کرنا ضروری ہو۔ ایسے تمام اصحاب نظارت ہذا سے خط وکتابت کریں۔ انشاء اللہ ان کے لئے اپنے ذرائع سے بھی مدد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

کایا پلٹ گئی

جناب محمد نشاط صاحب گڈھی کپورہ سے لکھتے ہیں۔ کہ "میرے ایک دوست دیر سے سینٹوجن استعمال کر رہے تھے۔ کچھ فائدہ نہ ہوا.... مگر اکسیر البدن کی چار گولیوں کے استعمال سے ہی ان کے چہرہ پر سرخی آگئی۔ لہذا فوراً ان کے پتہ پر جو خط میں درج ہے۔ ایک شیشی اکسیر البدن بذریعہ وی۔پی بھیج دیں۔"

دنیا مان چکی ہے۔ کہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور اور مرد کو جوانمرد بنانا اسی اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش
ڈیفنس پارٹ کا شاندار مظاہرہ

آریوں کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ ہاتھ شل ہو گئے۔ اور زبانیں گنگ۔ پنڈت دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب لکھ کر جو فرعنہ اہل اسلام کے سر چڑھایا تھا۔ پروفیسر ناصر الدین عبد اللہ صاحب چترویدی مولوی فاضل (پنجاب یونیورسٹی) فاضل سنسکرت کا ویہ تیرتھ (کلکتہ یونیورسٹی) وید بھوشن (بنارس یونیورسٹی) نے اسے پائی پائی اور کوڑی کوڑی چکا دیا ہے۔ اور آسمانی پرکاش کے نام سے ۳۲۰ صفحہ کی محققانہ کتاب لکھ کر ایسا دندان شکن جواب شائع کر دیا ہے۔ جسے پڑھ کر تمام آریوں۔ ناریوں شرہوں اور ودہوں کے ہوش وحواس گم ہو گئے۔ اور وہ صم بکم ہو کر منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھ گئے ہیں۔ باوجودیکہ اس کتاب کو شائع ہوئے کئی سال گذر چکے ہیں۔ اور خاص بنارس سے شائع کی گئی تھی۔ لیکن اب تک کسی ماں نے ایسا آریہ نہیں جنا۔ جو اس کتاب کا جواب لکھتا۔ مسلمانوں کو چڑانے کے لئے وہ ستیارتھ پرکاش کو ہزارہا کی تعداد میں شائع کر رہے ہیں۔ لیکن آسمانی پرکاش کا جواب شائع کرنے کا حوصلہ کسی کو نہیں پڑتا۔ اس کتاب میں پنڈت دیانند صاحب کے سطحی علم کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ اور پنڈت صاحب کے تمام بے ہودہ اعتراضات کے مسکت جواب دیکر آریوں کا ناطقہ بند کر دیا گیا ہے۔ نیز گاؤکشی اور گائے بیل کی قربانی چاروں ویدوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل [illegible]

باجلاس چودھری حمید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس صاحب سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ۔ ضلع فیروزپور۔

نمبر مقدمہ ۲۲۴ بابت ۱۹۴۴ء

مسماۃ دروپدی زوجہ بہاری لال سکنہ زیرہ۔ مدعیہ۔
بنام
بہاری لال سکنہ زیرہ
امانت علی شاہ مدعا علیہم

دعویٰ دخل اراضی

بنام امانت علی شاہ۔ Amanat Ali shah S/o. Fateh Ali Shah, c/o Vishno Das Sukh Das Post Box No 192 Karachi dependent.

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ امانت علی شاہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا مدعا علیہ مذکور کے خلاف اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۲۲/۱۲ ۱۹۴۴ کو عدالت ہذا مقام زیرہ میں اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار جسکو پیروی مقدمہ کا حق حاصل ہو۔ حاضر آکر جوابدہی مقدمہ نہ کی۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۴۴ء بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم) — مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ
کی خوبیاں اسی کی زبانی!

"★ میں آپ کی بچت کو بالکل محفوظ رکھتا ہوں۔
★ میری قیمت بارہ برس میں دس روپے سے بڑھ کر ۱۵ روپے ہو جاتی ہے۔
★ میرے منافع پر انکم ٹیکس معاف ہے۔
★ آپ مجھے آسانی سے حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹ یا کسی سیونگز بیورو یا پوسٹ آفس سے خرید سکتے ہیں۔
★ میرے بڑے بھائیوں کو آپ ۵۰۔۱۰۰۔۵۰۰ یا ۱۰۰۰ روپے میں خرید سکتے ہیں۔

اور یہ سب بھی اسی رفتار سے بڑھتے ہیں۔ یعنی بارہ برس میں ڈیوڑھے ہو جاتے ہیں۔
★ میں دس روپے یکمشت ادا کرنے پر آپ کو مل سکتا ہوں یا ایک روپیہ یا ۸ آنے کے سیونگز سٹامپ خرید کر مجھے بتدریج حاصل کر سکتے ہیں۔
★ تین سال بعد آپ مجھے جب چاہیں بھنا لیں۔ آپ کو آپ کی رقم واپس مل جائے گی اور اس کے ساتھ وہ منافع جو میں نے آپ کے لئے کمایا ہوگا۔

— مگر آپ کا سب سے زیادہ فائدہ اسی میں ہے کہ آپ مجھے محفوظ رکھیں!"

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹ یا کسی سیونگز بیورو یا پوسٹ آفس سے حاصل کیجئے

1233

حسن نکھار

چہرہ کی رنگت کو صاف کر کے بدزیب داغ اور دھبے دور کر دیتا ہے۔ ملائمت اور خوشبو کے لحاظ سے کمال چیز ہے۔ آج ہی سے استعمال شروع کر دیجئے۔ قیمت فی شیشی ۸/
ڈسٹری بیوٹرز افضل برادرز قادیان
وی۔پی کا پتہ:۔
ویدک اینڈ یونانی فارمیسی معرفت افضل برادرز قادیان۔

بواسیر

حقیقی۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب سندھ حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بواسیر کے جتنے مریضوں کو آپکی دوائی حقیقی استعمال کرائی گئی۔ خدا کے فضل سے سو فیصدی کامیاب رہی۔ ایک ستر سالہ بڑھیا کی بیماری بہت پرانی تھی۔ بلکہ بچپن سے تھی۔ اسے بھی آرام آگیا۔ باوجود اتنی سریع الاثر اور کامیاب دوا ہونے کے قیمت صرف دو روپیہ۔
ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

حیدرآباد دکن ۱۰ دسمبر۔ کل رات حضور نظام دکن نے لارڈ ویول اور لیڈی ویول کے اعزاز میں دعوت دی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا برطانیہ اور حیدرآباد میں جو تعلق ہے۔ وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے مجھے ہمیشہ یہ یقین رہا ہے کہ ہندوستان میں امن قائم رہے گا۔ لڑائی شروع ہونے کے وقت سے ہی ہم نے اپنے سب ذرائع حکومت برطانیہ کے سپرد کر دیئے لارڈ ویول نے جوابی تقریر میں حیدرآباد کی جنگی کوششوں کی تعریف کی۔ اور لڑائی کے بعد کیلئے جو سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ ان کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا۔ دن میں آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کا بھی معائنہ کیا

لاہور ۱۰ دسمبر۔ کل اقبال ڈے منایا گیا جس میں خان عبدالرب صاحب نشتر وزیر صوبہ سرحد نے اقبال کے فلسفہ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا خیال سب سے پہلے اقبال نے پیش کیا۔

ماسکو ۱۰ دسمبر۔ ہنگری میں روسی فوجیں بوڈاپسٹ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور دشمن کے حفاظتی مورچے توڑ کر آگے نکل گئی ہیں۔ ایک اور مقام پر صرف گیارہ میل دور رہ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بوڈاپسٹ کی حکومت شہر چھوڑ کر چلی گئی ہے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ایتھنز سے جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ غیر یونانی مقامی جھگڑے کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایتھنز میں ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ ای۔ اے۔ ایم کے چار سابقہ وزیروں نے چھاپہ ماردستوں سے بے تعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ برطانوی فوجیں اب تک ایتھنز کے ½ حصہ کو گوریلوں سے پاک کر چکی ہیں شہر کے مرکزی حصہ میں جنگ ختم ہو چکی ہے کل مشرقی حصہ میں گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ ایتھنز کے علاقہ میں قریباً۔ اہم اراضی جمع ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ سار کے لئے جنگ فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔ جنرل پیٹن کی فوجیں براہ راست سگفریڈ لائن پر حملے کر رہی ہیں۔ جرمن صرف سگفریڈ لائن کی مضبوطی اور قلعہ بندیوں پر انحصار رکھے ہوئے ہیں۔ جو فولاد اور کنکریٹ کی بنی ہوئی ہیں۔ امریکن جرمن مورچوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ جرمنوں کی جانب سے توپ خانہ زبردست آگ اگل رہا ہے امریکن فوجیں فورباکی میں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ گیری

فوج نے دریائے سار کو تین مقامات سے عبور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۰ دسمبر کی صبح کو ہندوستان کے شمال مشرقی ساحل کے ایک دور افتادہ مقام پر دشمن کا ہوائی حملہ ہوا۔ اس علاقہ میں کوئی فوجی ٹھکانا نہیں تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں نے صرف چند بم گرائے۔ جن سے کچھ مویشی ہلاک اور کچھ شہری مجروح ہوئے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ جرمنوں نے جو نیا راکٹ بم وی ۲ تیار کیا ہے۔ ہوائی وزارت نے اس کی تفاصیل ایک بیان میں ظاہر کی ہیں یہ راکٹ تین ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتا ہے۔ اسے ہالینڈ سے انگلستان پہنچنے میں صرف ۵ منٹ لگتے ہیں۔ یہ راکٹ دو سو میل دور تک مار کرتا ہے۔ اس کے اگلے سرے میں دو ہزار پونڈ بارود بھرا ہوتا ہے۔ جرمن یہ بم آجکل جنوبی انگلستان میں بھیجنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی رفتار آواز سے زیادہ تیز ہوتی ہے اور ان کی آمد کا علم دھماکا ہونے سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اس کا نشانہ اکثر چوک جاتا ہے جرمنوں نے تحقیق مکمل ہونے سے پہلے ہی استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ہنگری کا دو تہائی حصہ روسی فوج کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ یکم جنوری ۱۹۴۳ء ہندوستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں میں ۱۷ ایسے یورپین افسر تھے۔ جنہیں بڑی ذمہ داری کے کاموں پر لگایا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ مغربی محاذ پر جنرل پاٹن کی امریکن فوج نے جو دریائے سار کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے۔ جو جرمن قیدی بنائے۔ ان میں ایک گیارہ سال کا لڑکا بھی ملا۔ جو چھپ کر گولیاں چلاتا تھا۔ اس رقبہ میں تین جرمن عورتوں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی جنگ میں عورتیں بھی اپنے مردوں کے دوش بدوش لڑ رہی ہیں۔

ماسکو ۱۰ دسمبر۔ روسی اخبار "پروادا" نے روس میں ہوائی جہازوں کی تیاری کی رفتار پر تبصرہ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اس وقت روس کی ہوائی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور کئی لحاظ سے وہ تمام یورپین ممالک بلکہ امریکہ سے بھی بہت آگے چلی گئی ہے۔ آج ہوائی طاقت میں روس کا کوئی رقیب نہیں۔

سٹاک ہالم ۱۰ دسمبر۔ گزشتہ چند ہفتوں جو کیپٹن مشرقی پرشیا خالی کر گئے ہیں۔ ان میں فیلڈ مارشل فان ہنڈنبرگ آنجہانی جو جرمنی کے چانسلر بھی رہ چکے ہیں۔ اور آگسٹ فان میکنسن کے کنبے خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ دونوں جرنیل گزشتہ جنگ عظیم کے ہیرو تھے۔ اور انہیں جنگی خدمات کے سلسلے میں مشرقی پرشیا میں بھاری جاگیریں ملی ہوئی تھیں۔

ایتھنز ۱۰ دسمبر۔ یونانی گوریلوں کے کمانڈر نے برطانوی نمائندہ جنرل سکوبی کو یقین دلایا ہے کہ وہ ابھی تک ان کی کمان میں ہے اور ان کے احکام کو مانے گا۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ بلجیم کو آزاد کرانے کے دوران میں اتحادیوں نے جرمنوں کی بچے پیدا کرنے والی ایک فیکٹری معلوم کی ہے۔ یہ ایک عمارت تھی جس میں بے شمار کنواری اس علاقہ میں غیر شادی شدہ جرمن اور بلجین لڑکیاں جن کے ہاں جرمن فوجیوں کے بچے پیدا ہونے والے ہوتے تھے آیا کرتی تھیں۔ ان سے کوئی سوال نہیں پوچھا جاتا تھا۔ جرمن قیدیوں کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ بچے پیدا کرنے والی ایسی سو فیکٹریاں جرمنی کے مختلف علاقوں میں اب بھی ہیں۔ ان میں سے ایک فیکٹری ایسی ہے۔ جہاں قریباً سو بچے ہر ہفتہ پیدا ہوتے ہیں

نیویارک ۱۰ دسمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے ایک براڈ کاسٹ میں تسلیم کیا ہے کہ زلزلے سے اوساکا کی کئی فیکٹریوں اور سرزمین جاپان کے دیگر صنعتی علاقوں کو سخت نقصان پہنچا

کانڈی ۱۰ دسمبر۔ برما میں چین دن کے مورچہ پر مشرقی افریقہ کے دستے کلیوا سے یو جانے والی لائن پر حملے کر رہے ہیں۔ کلیوا کے پاس دشمن کی چوکیوں پر بم باری کی گئی۔ بھامو میں گولہ باری کر کے دشمن کی خندقیں تباہ کی گئیں۔ وسطی برما میں ہوائی جہاز دشمن کی ریلوں اور ذخیروں پر بم باری کرتے رہے۔ مانڈلے سے لاشیو جانے والی لائن کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

واشنگٹن ۱۰ دسمبر۔ ایک اور امریکی ڈویژن جبوات کو لی ٹے میں اترا تھا۔ جو باوجود سخت بارش کے دکن کی طرف بڑھ رہا ہے اور نیچے کھچے جاپانیوں کو ایسے علاقے میں دھکیل رہا ہے جسے ہماری فوجیں تنگ کرتی جا رہی ہیں۔ ۷۷ واں امریکن ڈویژن آرمک کی بیرونی بستیوں میں داخل ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ساربروکن سے جنوب کی طرف امریکی دستوں نے دریا پار کر لیا ہے اور دریا سے دو میل دور ایک گاؤں پر قابض ہو گئے ہیں

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ رو ہر کے مورچہ پر کل جرمن مغربی کنارے کی چھاؤنی کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے رومینا کے شمال میں بڑھ رہے ہیں

ماسکو ۱۰ دسمبر۔ آج یہاں روس اور فرانس میں دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ کا مضمون بہت جلد شائع کر دیا جائے گا۔

کستوری یعنی مشک

یہ تین قسم کی ہے۔ درجہ اول قیمتی۔ جسے مشک تاتاری یا مشک خطائی یا مشک ختن کہتے ہیں۔ یہ کستوری اپنی خاص منڈیوں کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اب اس کے مقابلہ میں آسام کی کستوری بھی ہے۔ جتنی اونچی پہاڑیوں کے کستورے سے نافہ ملے گا۔ وہ زیادہ گرم اور زیادہ طاقتور اور زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس سے دوسرے درجہ کی نیپالی ہے۔ اور تیسرے درجہ کی کشمیری ہے۔ اس میں ابھی تک لوگ ملاوٹ کرنے سے باز نہیں آتے۔ اس لئے میں اس کے خریدنے میں زیادہ احتیاط سے کام لیتا ہوں۔

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان